

96667-خاوند اور بیوی کو دفن کرنا

سوال

کیا ایک ہی قبر میں خاوند اور بیوی کو دفن کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

اکثر شافعی فقہاء اور حنبلیہ کا مسلک

یہی ہے کہ ایک ہی قبر میں ایک سے زیادہ میت دفن کرنا جائز نہیں، لیکن اگر ضرورت پیش آجائے کہ شہداء کی کثرت ہو، یا پھر کوئی وبا پھیل جائے، یا آگ لگنے یا غرق ہونے کی بنا پر زیادہ افراد مر جائیں اور ہر ایک کو علیحدہ قبر میں دفن کرنا مشکل ہو جائے تو اس وقت ایک ہی قبر میں دو یا تین افراد کو دفن کرنا جائز ہے، لیکن مرد کے ساتھ عورت کو زیادہ شدید ضرورت کے بغیر دفن کرنا صحیح نہیں، اور اگر ایسی حالت پیش بھی آجائے تو دونوں کے درمیان مٹی کی آڑ بنائی جائیگی۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے مقتولوں میں دفن کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں جمع کرتے اور فرماتے ان میں میں زیادہ قرآن کسے یاد ہے؟ جب ان میں سے کیسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو بحد میں پہلے اسے اتارتے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں روز قیامت ان کی شہادت دوں گا،

اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں میں ہی دفن کرنے کا حکم دیا، نہ تو انہیں غسل دیا

گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی“

صحیح بخاری حدیث نمبر (1343)۔

ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگ احد والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی

کہ:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم: ہمارے لیے ہر ایک شخص کے لیے علیحدہ قبر کھودنا بہت شدید مشکل ہے، تو رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”زیادہ گہری کھودو اور اچھی طرح
کھود کر ایک قبر میں دو دو اور تین تین شخص دفن کر دو“
صحابہ کرام نے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم ہم بحد میں اتارنے میں مقدم کسے کریں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

”جس نے زیادہ قرآن یاد کیا ہو“

راوی کہتے ہیں کہ میرے والد ایک قبر
میں تین افراد میں تیسرے تھے“

سنن نسائی حدیث نمبر (2010) یہ
الفاظ نسائی شریف کے ہیں، سنن ترمذی حدیث نمبر (1713) سنن ابوداؤد حدیث نمبر
(3215) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”بغیر کسی ضرورت ایک ہی قبر میں دو
مرد اور دو عورتیں دفن کرنا جائز نہیں، سرخسی رحمہ اللہ نے ایسے ہی بیان کیا ہے کہ
ایسا کرنا جائز نہیں، اور اکثر کی عبارت یہ ہے کہ: ایک قبر میں دو کو دفن نہیں کیا
جائے گا، مصنف کی عبارت جیسی عبارت ہی بیان کی ہے، اور ایک جماعت نے صراحت کی ہے کہ
ایک ہی قبر میں دو افراد کو دفن نہ کرنا مستحب ہے لیکن اگر کوئی ضرورت پیش آجائے
اور کسی وبا یا انہدام اور غرق وغیرہ کی بنا پر اموات کی تعداد زیادہ ہو جائیں اور
ہر شخص کو ایک قبر میں دفن کرنا مشکل ہو تو پھر دو یا تین یا اس سے زائد افراد کو
مذکورہ حدیث کی بنا پر ایک قبر میں حسب ضرورت دفن کرنا جائز ہے۔“

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: تو اس حالت میں قبلہ کی جانب پہلے افضل شخص کو مقدم کیا جائیگا، اور اگر مرد، بچہ اور عورت جمع ہو جائیں تو سب سے پہلے مرد کو اور پھر بچے کو اور پھر بیٹھے کو اور پھر عورت کو رکھا جائیگا۔

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: اور باپ کو والد ہونے کی حرمت کے پیش نظر بیٹے پر مقدم کیا جائیگا، چاہے بیٹا افضل ہو، اور ماں کو بیٹی پر مقدم کیا جائیگا، اور عورت اور مرد کو ایک ہی قبر میں نہیں جمع کیا جاسکتا، لیکن شدید قسم کی ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا جاسکتا ہے، اور اس وقت دونوں کے درمیان مٹی کی آڑ بنائی جائیگی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور مرد کو پہلے قبر میں رکھا جائیگا چاہے وہ بیٹا ہی کیوں نہ ہو”

دیکھیں: المجموع للنووی (247/5)۔

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ:

ایک قبر میں ایک شخص سے زیادہ افراد کو دفن کرنا صرف مکروہ ہے، مالکیہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ملتی ہے، اور اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: الانصاف (551/2) شرح

الحزبی (134/2)۔

اور دوسرے علماء عدم کراہت کا مسلک رکھتے ہوئے کہتے ہیں: ایسا کرنا صرف افضلیت کو ترک کرنا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”میرے نزدیک راجح واللہ اعلم

درمیانہ قول ہے، اور وہ کراہت کا قول ہے، جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، لیکن اگر پہلا شخص قبر میں دفن ہو چکا ہو، اور اپنی قبر میں ٹھرا اور استقرار پا چکا ہو تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، تو اس وقت دوسرا شخص اس میں داخل نہیں کیا جائیگا، لیکن بہت شدید ضرورت کے وقت ایسا ہو سکتا ہے انتہی۔

دیجیٹل: الشرح الممتح (369/5).

واللہ اعلم.